www.KitaboSunnat.com

موت العالِم موت العالَم! — ادارہ محدث

شیخ البانی کی رحلت پر پاکستانی علماء کے تاثرات

محدث جلیل شیخ البانی کی وفات پر ادارۂ محدث نے معروف اہل علم سے اپنے تاثرات لکھنے کی درخواست کی۔ وقت کی قلت کی وجہ سے بہت سے علماء سے رابطہ نہیں ہو سکا اور بہت سے کم فرصت میں ارسال نہیں کر پائے۔ حاصل ہو جانیوالے تاثرات ہدیہ قارئین ہیں۔ بعد میں موصول ہونے والے مضامین اور تاثرات آئندہ اشاعتوں میں ان شاء اللہ شائع کیے جاتے رہیں گے۔ ادارہ

(۱) مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی (مفتی/ شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ، رحمانیہ)

علامہ البانیؒ سے ایک تعارف

محدث العصر علامہ البانیؒ کی حیاتِ طیبہ پر نگاہ ڈالنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اس مردِ مجاہد کو صرف اور صرف حدیث کے لیے پیدا فرمایا تھا۔ آج ساری دنیا میں ان کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ اس دور میں علم کے بڑے بڑے دعویدار اور البانی کے شدید ترین مخالفین بھی انہی کے خوشہ چین نظر آتے ہیں ...... ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

آپ نے حدیث پر اپنی خدمات کو نئے سرے سے ایسے انداز میں پیش کیا کہ اوائل محدثین کی یاد تازہ کر کے بے حس قوم میں بیداری کی روح پھونک دی۔ کثرتِ تصانیف اور تلامذہ کا ایک وسیع عریض حلقہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو تا قیامت ان کے لیے صدقہ جاریہ کی صورت میں قائم ودائم رہے گا۔ ان شاء اللہ...... اللہ کے اس بندے نے دنیا بھر میں اپنی علمیت کا ایسا لوہا منوایا کہ موافق و مخالف سب طوعاً و کرہاً ان کی خدماتِ جلیلہ کے معترف نظر آتے ہیں۔ قحط الرجال کے اس دور میں آج کون ذی علم ہے جو علامہ البانی کی شخصیت سے ناواقف ہو؟ سلف صالحین کے وضع کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق احادیث کو پرکھنے کا ایک ایسا معیار مقرر کر دیا جس سے مبتدی اور منتہی یکساں مستفید ہو سکتے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

موصوف سے میرے تعارف کا آغاز اس وقت ہوا جب ۱۹۶۲ء میں حافظ عبد اللہ محدث روپڑیؒ کی مساعی جمیلہ سے مجھے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ملا۔ وہاں کبار شیوخ اور اساطین العلم کے علمی ماحول میں طلبہ کو سب سے زیادہ عقیدت و محبت علامہ مرحوم سے تھی۔ اس کی بنیادی وجہ ان کا ٹھوس علم اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلق عظیم کا حامل ہوتا تھا۔ فہم و تفہیم کے انداز میں گفتگو کرنا اور دوسرے کی بات کو نہایت متانت وسنجیدگی سے سننا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کلاسوں کے علاوہ درمیانی فسحة كبيرة (بڑا وقفہ) میں کھلے میدان میں ان کی علمی مجلس عموماً لگ جاتی جس سے طلبہ کے متعدد اِشکالات رفع ہو جاتے۔ اس زمانے میں جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کی طرف سے ہر جمعرات کو رحلہ علمیه (علمی ٹرپ) کا بندوبست ہوتا تھا جس کے لیے ہر سہولت جامعہ کی طرف سے میسر کی جاتی تھی مثلاً بسوں کا انتظام، کھانے پینے اور رہائش کے جملہ مسائل۔ موصوف کی قیادت میں کسی تاریخی مقام کو منتخب کر کے وہاں ڈیرے ڈال دیئے جاتے۔ بیشتر وقت سوال وجواب کی صورت میں علمی گفتگو میں صرف ہوتا اور نمازِ تہجد کے علاوہ صبح کی نماز کے بعد قرآن کی تلاوت لازماً ہر ایک کو کرنا ہوتی تھی۔ اسی طرح کچھ وقت جہادی تیاری کے لیے دیا جاتا تا پھر جمعہ کی شام کو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنے کے بعد واپسی ہوتی۔

ایک دفعہ غالباً ذات السلاسل مقام پر بھری مجلس میں، میں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت جوتا سامنے رکھ کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جائز ہے۔ میں نے کہا کہ طبرانی صغیر کی روایت میں ممانعت وارد ہے، کہا: اس میں ایسی کوئی روایت نہیں میں نے بالتکرار کہا: کہ موجود ہے۔ احسان الٰہی ظہیر مرحوم جو ہمارے ساتھ تھے، بولے: اس بات کو چھوڑیئے، شیخ نے بیس مرتبہ اس کتاب کو پڑھا ہے اس میں روایت نہیں۔ اس زمانے میں بازار میں طبرانی صغیر دستیاب نہیں تھی، اس کا ایک پرانا نسخہ طبعہ ہند، مکتبہ عارف حکمت سے مجھے مل گیا تو وہاں سے وہ روایت نقل کر کے آپ کو دی اس کا جواب جو آپ نے اپنے قلم سے دیا، اس کی فوٹو قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں:　　　　(روایت کے الفاظ یوں ہیں)۔

حدثنا محمد بن أحمد بن البراء البغدادي ثنا علي بن الجعد ثنا أبوسعيد الشقري عن زياد الجصاص عن عبد الرحمن بن أبی بكرة عن أبيه عن النبی ﷺ قال إذا خلع أحدكم نعليه فى الصلوة فلا يجعلهما بين يد فيأتم بهما ولا من خلفه فيأتم بهما أخوه المسلم ولكن ليجعلهما بين رجليه لم يروه عن زياد إلا سعيد الشقرى البصرى تفرّد به علی بن الجعد ولا يروى عن أبی بكرة إلا بهذا الاسناد　(معجم صغير للطبراني ص ١٦٥ ، مطبع أنصارى، دهلى)

شیخ البانی کی تحریر کا عکس

إسناده ضعيف جداً، فإن زياد الجصاص هذا هو ابن أبي زياد
قال الذهبي في الميزان: وقال ابن معين وابن المديني ليس بشيء. وقال أبو
زرعة: واهٍ. وقال النسائي والدارقطني: متروك. وأما ابن حبان فقال
في الثقات: ربما يهم. قلت: بل هو مجمع على ضعفه.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلت: والراوي عنه أبو سعيد الشقري واسمه المسيب بن شريك مثله بل أضعف أو أشد. فقد قال فيه ابن معين وأبو داود: ليس بشيء. وقال أحمد: ترك الناس حديثه. وقال البخاري: سكتوا عنه. وقال مسلم وجماعة: متروك. وقال الفلاس: متروك الحديث. وقد أجمع أهل العلم على ترك حديثه. وقال الساجي: متروك الحديث يحدث بمناكير.

"اس کی سند شدید ضعیف ہے کیونکہ اس میں زیاد الجصاص اصل میں ابن ابی زیاد ہے جس کے بارے میں علامہ ذہبی نے میزان میں کہا کہ "ابن معین اور ابن المدینی کے بقول اس کی کوئی حیثیت نہیں"۔ اور ابوزرعہ نے کہا کہ "یہ بے کار ہے"۔ جبکہ نسائی اور دار قطنی نے اسے 'متروک' قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے الثقات میں اس کے بارے میں وہمی ہونے کی علت ذکر کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ "اس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے"

مزید کہتا ہوں کہ اس سے روایت کرنے والا راوی ابو سعید شقری جس کا نام میتب بن شریک ہے وہ بھی اس کی طرح ضعیف بلکہ ضعف میں اس سے شدید تر ہے۔ اس کے بارے میں ابن معین نے لیس بشئ کہا ہے۔ اور امام احمد کے بقول لوگوں نے اس سے حدیثوں کا سننا ترک کر دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ اس کے بارے میں ائمہ فن خاموش ہیں۔ مسلم اور ایک جماعت کا کہنا ہے کہ متروک ہے۔ فلاسؒ کے مطابق متروک الحدیث ہے۔ اہل علم کا اس سے حدیث نہ لینے پر اتفاق ہے۔ الساجی کہتے ہیں کہ متروک الحدیث ہے اور منکر روایات بیان کیا کرتا ہے"

پھر یہ نقد اور دیگر مسائل پر ان کے خیالات کے بارے میں ہم نے محدث روپڑیؒ کو لکھ بھیجا جس پر انہوں نے بزبانِ عربی کافی وافی اور تفصیلی تبصرہ کیا جن کا اردو ترجمہ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور میں چھپ چکا ہے۔ اس تبصرہ کو پھر ہم نے علامہ موصوف کی خدمت میں پیش کیا تو جواباً فرمایا: لي أوهام وله أوهام ولا أطول البحث "اس بارے میں مجھے بھی کچھ مغالطے ہیں اور انہیں بھی، میں اس بحث کو مزید طول نہیں دینا چاہتا"

اس طرح ایک دفعہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر میں نے محدث روپڑیؒ کی عربی تصنیف الكتاب المستطاب پیش کی، چند روز پڑھ کر خاموشی سے واپس کر دی، کوئی تبصرہ نہیں فرمایا۔

ہمارے استاذ شیخ ابن بازؒ کی عادت تھی کہ جب مجلس میں شیخ البانی ہوتے تو سب مشاغل کو ترک کر کے علمی گفتگو میں مصروف ہو جاتے۔ اس منظر کا ایک دفعہ میں نے طائف میں بھی مشاہدہ کیا تھا۔

[یہ چند سطور میں ۲۱/ نومبر کو کراچی سے لاہور واپسی پر جہاز میں تحریر کر سکا ہوں، تفصیلی مضمون بعد میں لکھوں گا، ان شاءاللہ]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) مولانا محمد رمضان سلفی (نائب شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ)

محدث العصر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ!

رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: إن الله عز وجل يبعث لهذا الأمة على كل مائة سنة من يجدّد لها دينها (سنن ابوداد) "اللہ تعالیٰ ہر صدی میں ایسے شخص کو لاتے ہیں جو اس امت کی اصلاح کے لئے احیاءِ دین کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بعد ایسی شخصیات کی تعداد اگرچہ بے شمار ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کے لئے عدم سے وجود بخشا' لیکن ہم ایک ایسے مجددِ دین وملت کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہیں جن کا تعلق ماضی قریب سے ہے اور جنہیں اسلامی دنیا محدث ناصر الدین البانی ؒ کے نام سے بخوبی جانتی ہے۔ راقم آثم کو شیخ موصوف سے لقاء یا سماعت کی سعادت تو حاصل نہیں ہو سکی لیکن ان سے گہری عقیدت کا باعث ان کی تالیفات ہیں جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور ہر خاص وعام کے لئے یکساں مفید ہیں، یوں تو انہوں نے متعدد موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے' لیکن ان کا دل پسند موضوع تخریج الاحادیث ودراسۃ الاسانید تھا جس میں انہوں نے اپنی مہارت اور قابلیت کا لوہا منوایا ہے اور فن حدیث کی خدمت میں اس سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔

سنن اربعہ نیز احادیث کے دیگر مجموعے جہاں بہت سی صحیح احادیث پر مشتمل تھے وہاں ان میں بعض ایسی روایات بھی موجود تھیں جو غیر ثابت شدہ اور ضعیف تھیں جن کی معرفت سے بعض اہل علم حضرات بھی نا آشنا تھے' شیخ محمد ناصر الدین البانی ؒ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے تحقیق حدیث کے اس محنت طلب میدان میں قدم رکھا۔ اور دن بدن اس علمی سفر میں ترقی کی منازل طے کرتے چلے گئے اور احادیث کی ان کتابوں کو دو قسموں میں تقسیم کر دیا۔ ایک قسم وہ ہے جس میں انہوں نے صحیح ثابت احادیث کو جمع کر دیا اور دوسری قسم وہ ہے جس میں ضعیف روایات کو درج کر دیا، جس کی وجہ سے طالب حدیث کے لئے ضعیف روایات کا پہنچانا دشوار نہیں رہا۔ اور بایں طور انہوں نے اپنے بعد آنے والوں کے لئے الگ راستہ ہموار کر دیا ہے جس پر چل کر کوئی بھی شخص فن حدیث کی خدمت میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ شیخ موصوف کی اس کاوش میں ان کی کسی رائے سے دلیل کے ساتھ اختلاف کی گنجائش موجود ہے کیونکہ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے وہ سہو وخطا سے محفوظ ومامون نہیں ہیں لیکن فنونِ حدیث میں محدث البانی ؒ کی مہارت وممارست سے انکار نہیں کیا جاسکتا' اللہ تعالیٰ ان تصنیفات کو مؤلف کے لئے صدقہ جاریہ بنائے' اور اہل علم اسلام کو ان سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات جامعہ پنجاب، لاہور

شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

''ہم نے آپ پر یہ ذکر (نصیحت) اُتاری اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں''

علامہ ابن حزم اور دیگر علماء کے نزدیک 'ذکر' سے مراد صرف قرآن نہیں ہے بلکہ ذکر سے مراد قرآن وحدیث دونوں ہیں۔ علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں:

''ولاخلاف بين أحد من أهل اللغة والشريعة في أن كل وحي نزل من عند الله فهو ذكر منزّل فالوحي كله محفوظ بحفظ الله تعالىٰ بيقين وكل ما تكفل الله بحفظه فمضمون أن لا يضيع منه وأن لايحرف منه شئ أبدا تحريفا لايأتي البيان ببطلانه'' (تفصیل کیلئے: الإحكام في أصول الأحكام ج١ص١٢١، ١٢٢)

''اہل لغت اور علمائے شریعت کے مابین اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر وحی 'ذِکر' ہے۔ پس تمام وحی اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرنے کے ساتھ محفوظ ہے اور جس چیز کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہو ظاہر ہے کہ وہ ضائع نہ ہوگی اور اس میں سے کسی میں ایسی تحریف نہ ہوگی جسکے بطلان کو واضح کرنا ممکن نہ ہو یعنی اہل علم اس تحریف کو پہچان لیں گے''

اللہ تعالیٰ کا چونکہ وعدہ تھا کہ قرآن وسنت کی حفاظت ہوگی لہٰذا ہر زمانہ میں قرآن وسنت کے محافظ پیدا ہوتے رہے۔ دورِ صحابہؓ، دورِ تابعین اور دورِ ائمہ محدثین، اس طرح آج تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ بھی ان ہی محدثین میں شامل ہیں جنہوں نے حفاظتِ حدیث کا بیڑا اٹھایا۔ خدمتِ حدیث کے سلسلہ میں ان کی تصنیفات کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ کتبِ حدیث کی تخریج وتحقیق پر بھی ان کا دقیق علمی کام بھی ہے۔ ان کی فیض یافتگان کی تعداد بھی کثیر ہے۔ البانیؒ کی ذات کے بارے میں یہ کہنا درست ہوگا کہ " رجل في أمة وأمة في رجل" وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے.

شیخ البانیؒ جب مدینہ یونیورسٹی میں استاذ (پروفیسر) تھے اس وقت تدریس کے علاوہ باقی اوقات میں بھی تشنگانِ علم حدیث کو سیراب کرتے رہتے تھے۔

مدینہ یونیورسٹی میں راقم ۱۹۷۵ء سے ۱۹۸۰ء تک تعلیم حاصل کرتا رہا۔ اسی دوران شیخ البانی مدینہ منورہ تشریف لائے۔ ہم (طلباء) نے ان کے اعزاز میں ایک علمی محفل منعقد کی، اس میں ان سے بہت سے علمی مسائل کے بارے میں سوالات کیے۔ میں نے دیکھا کہ ان کو متن حدیث، سندِ حدیث اور علومِ حدیث پر کامل عبور حاصل تھا۔ جہاں کوئی ادنیٰ طالب علم بھی دلیل کے ساتھ اپنے موقف کو پیش کرتا، اس کو بسر وچشم قبول کرتے۔ جس بات کا علم نہ ہوتا بلا تکلف لاعلمی کا اظہار کیا کرتے۔ ہشاش بشاش طبیعت کے مالک تھے، خوش مزاج بھی تھے، مزاح بھی کیا کرتے تھے، سادگی کا اندازہ آپ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح لگا سکتے ہیں کہ جب آپ کی مدینہ یونیورسٹی میں استاذ کی حیثیت سے تقرری ہوئی تو آپ موٹر سائیکل پر سفر کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت! آپ کے لیے یہ مناسب سواری نہیں تو ہنس کر ٹال دیتے۔ گویا ان کے اندر تکلف نام کا نہیں تھا۔

آپؒ عالم با عمل تھے ، آپ کی وضع قطع ، شکل وصورت سنت رسول کے عین مطابق ہوا کرتی۔ آپؒ بسطة في الجسم والعلم کے مصداق تھے ۔ آپ معتدل مزاج، حلیم الطبع اور بااَخلاق تھے۔ مجھے یہ فخر ہے کہ آپ کے شاگرد ہونے کا مجھے اعزاز حاصل ہے!!

...... اللہم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ

(۴) مولانا عبدالرشید راشد (اُستاذِ حدیث، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

جب میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا !

گذشتہ دنوں عالم اسلام یکے بعد دیگرے جن شخصیات سے محروم ہوا، ان میں علامہ محمد ناصر الدین البانی تغمّده الله في رحمته کی رحلت امت مسلمہ کے لئے ایسا عظیم سانحہ ہے جس کی تلافی ناممکن نظر آرہی ہے۔ علومِ حدیث میں اگر آپ کو عصر حاضر کا امام بخاریؒ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ علومِ حدیث اور تفقہ فی الدین میں بصیرتِ تامہ وملکہ راسخہ کے باوصف آپ حاملین کتاب وسنت کے لئے بالخصوص مینارۂ نور تھے۔ آپ کی نورانی وجاہت اس حدیث مبارکہ کی مصداق تھی "نضّر الله امرأ سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه غيره" آپ کی ہمہ جہت خدماتِ جلیلہ سے واقف حضرات یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ۔ وليس على الله بمستنكر أن يجمع العالم في واحد

"اللہ پر مشکل نہیں کہ ایک شخص میں جہاں اکٹھا فرمادے"

راقم کی زندگی میں یقیناً وہ لمحات سب سے زیادہ خوشگوار اور یادگار ہیں جن میں موصوف سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں دورانِ تعلیم دو دفعہ طویل مجلس کا موقعہ ملا۔ پہلی مجلس میں، میں خود کو اس اعتبار سے زیادہ خوش نصیب سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ پاکستانی طلبہ میں سے اس وقت یہ سعادت صرف میرے ہی حصہ میں آئی جبکہ شیخ عرصہ دراز کے بعد دیارِ حرم تشریف لائے۔ دوسری مجلس، استاذِ محترم حافظ ثناء اللہ مدنی شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ اور حضرت حافظ عبدالرحمٰن مدنی مدیر جامعہ لاہور الاسلامیہ حفظهما الله کی معیت میں تھی۔ ہر دو مجلس میں بہت سے علمی مباحث زیر بحث رہے اور ہمیں حضرت سے استفادہ کا بھرپور موقع ملا۔ اوّل الذکر مجلس میں بالخصوص علامہ البانی کی حیاتِ طیبہ سے متعلق کئی پہلو بے نقاب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی عظیم خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمیں ان سے استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

اللهم احشرني في زمرة أمثاله خادمي السنة النبوية على صاحبها الصلاة والسلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ